# مقصدِ ایماں

شاعرِ مودّت جناب جعفر مہدی صاحب رزمؔ ردولوی

اشک آنکھ سے عزا سے دل و جاں قریب ہے
کچھ اسوۂ نبیؐ سے مسلماں قریب ہے

انجام کار شاہِ شہیداں قریب ہے
انسانیت کی صبح درخشاں قریب ہے

دورِ یزید کرتا ہے انسانیت سے دُور
ذلّت کی زندگی سے ہر انساں قریب ہے

آمادہ انقلاب پہ ہے کائنات عصر
طرح عجیب کا سرو ساماں قریب ہے

مرجھا نہ جائے چہرۂ باغ و بہار خُلق
جَورِ خزاں سے دیں کا گلستاں قریب ہے

منجدھار میں شرافتِ انساں کا ہے جہاز
ساحل نظر سے دور ہے طوفاں قریب ہے

اسلامیت پہ پڑنے لگی زد براہ راست
تیغ ستم سے حق کی رگِ جاں قریب ہے

برباد ہو رسولؐ کی محنت ہے کیا بعید
ایماں سے کفر، کفر سے ایماں قریب ہے

بیعت کا ہے سوال کہ انسانیت کی موت
بیعت ہے دور، قتل کا فرماں قریب ہے

شبیرؑ دیں پناہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ
عزمِ صمیم وکارِ نمایاں قریب ہے

کار حسینؑ ملتا ہے کارِ رسولؐ سے
قرآں سے جیسے مطلبِ قرآں قریب ہے

اُٹھے حسینؑ اور مشیت پکار اٹھی
سمجھو نہ دور حق کا نگہباں قریب ہے

روضہ سے مصطفی کے وہ نکلا رئیس خلد
رشک جناں جو ہو وہ بیاباں قریب ہے

صبح وطن مدینہ کی ہے دور سے نثار
جانِ وطن سے شام غریباں قریب ہے

وہ بھوک ٹھہرے دین خدا کی غذائے روح
وہ پیاس جس سے چشمۂ احساں قریب ہے

طے کر رہے ہیں جادۂ شمشیر تیزگام
سر نذر ہیں کہ منزلِ جاناں قریب ہے

جس کا گلا رسولؐ خدا کی ہے بوسہ گاہ
اس کے گلے سے خنجرِ برّاں قریب ہے

جس کے بدن پہ ملتے تھے مُنہ فخرِ انبیاؐ
اب اس کی لاش سے سُم اسپاں قریب ہے

جانباز کام آگئے خیمے بھی جل گئے
اہل حرم سے شام کا زنداں قریب ہے

قربانی حسینؑ نے بخشا وہ نور وکیف
ہر چشم و دل سے مقصدِ ایماں قریب ہے

آفت میں پڑ کے بھول نہ یادِ حسینؑ کو
گھبرا نہ رزمؔ رحمتِ یزداں قریب ہے